تُم سے ہے میری عید

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

شازیہ مُصطفیٰ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید

میں نے چاہا کہ تجھے عید پر کچھ پیش کروں
جس میں تابندہ ستاروں کی چمک شامل ہو
جس میں گزرے ہوئے لمحات کی تصویریں ہوں
جس میں انجان جزیروں کی مہک شامل ہو

"مجھ سے نہیں ہوتا ہے یہ روز روز کام۔" انس جھنجلا کر بولا۔

"تم اکیلے کام نہیں کرتے ہو۔" ہادی نے اسے گھورا۔

"ہادی بس طے ہوگیا ہے تمہاری شادی میں کروا کے جاؤں گی' گھر کی حالت دیکھو کوئی چیز بھی ٹھکانے پر نہیں ہے۔" مائرہ نے پورے لاؤنج کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیا۔ جگہ جگہ انس اور طلحہ کے کپڑے پھیلے ہوئے تھے۔ کچن میں کھانا بناتے ہوئے جب دو چوہوں کو کھڑکی کے راستے باہر گیلری سے آتے دیکھا تو ان کی حالت خراب ہوگئی تھی اور تب سے ہی وہ ان کے پیچھے پڑی ہوئی تھیں۔

"آپی رحم کریں مجھ پر مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ہے میں بہت خوش ہوں' اپنے اس گھر میں جہاں کوئی نخرے دکھانے والا تو نہیں ہے نا......" ہادی نے ہاتھ جوڑ دیئے جبکہ مائرہ نے اس کی پشت پر ایک دھموکا جڑ دیا۔

"زیادہ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"آپی ہر سنڈے کو مجھ سے ہی ڈسٹنگ کرواتے ہیں بھائی۔" طلحہ نے بھی بھولی صورت بنا کر گویا ہادی کی شکایت کی۔

"مشین لگا کے سب کے کپڑے سنڈے کو کون دھوتا ہے؟" ہادی نے بھی یاد دلانا ضروری سمجھا۔

"آپی کچن کی ساری ذمہ داری بھائی مجھ پر ڈال دیتے ہیں۔" اس نے پھر دہائی دی۔

"تم دونوں کی تو ایسی کی تیسی۔" ہادی دونوں کو مارنے کو لپکا ہی تھا کہ وہ مائرہ کی سائیڈ پر ہوگئے' کتنے عرصے بعد تو دونوں کو اپنے دکھڑے رونے کا موقع ملا تھا۔

"ادھر بیٹھو تم میرے پاس" ہادی کو انہوں نے اپنے قریب بلایا' انس اور طلحہ ربیع اور فروا کے ساتھ لان کھیلنے چلے گئے۔

"ہادی تم جو سوچ رہے ہو ضروری ہے کہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہو۔"

"آپی میرے سارے دوست شادی شدہ ہیں ان کی ... ویکار اور لڑائیاں بھی ملاحظہ کی ہیں اب تو میں نے جانا ... چھوڑ دیا ہے ان سب کی طرف۔" وہ بے زاری سے بولا۔

"بہت اچھا کیا۔ سمرہ اچھی اور سلجھی ہوئی لڑکی ہے جیسے تم کہو گے ویسی رہے گی۔" انہوں نے اس کے شانے ... ہاتھ رکھا۔

"ساری لڑکیاں شادی سے پہلے ایسی ہی ہوتی ہیں ... بعد میں ان کے نخرے شروع ہوتے ہیں۔ آپی پلیز میں ... سر نہیں بڑھا سکتا۔"

"گدھے میری بات کو سمجھو تمہارے دوستوں کی بیویاں ... غلط نہیں ہوں گی بلکہ ہمیں نا کہیں تمہارے دوستوں میں ہی ... کوئی نہ کوئی برائی تو ہوگی۔"

"میں روز ان کی سنتا ہوں یہی کہتے ہیں کہ کتنا ہی بیوی ... خوش کر دو پھر بھی رونا ہی روتی ہے۔" وہ ماننے کو تیار ہی نہ تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتی ہوں انس اور طلحہ کی پڑھائی کا ... حرج ہوتا ہے' کب تک ایسے چلے گا' میری شادی کو آٹھ سال ... ہوگئے ہیں امی اور ابو کے سامنے تک تم نے سارے کام ... سے ہی کروائے ہیں اور میرے جاتے ہی سب کچھ کتنا ... گیا ہے' سوچا ہے تم نے۔"

"آپی چار سال سے ہم خود کر تو رہے ہیں سارے کام ..."

"اس گھر کو ایک ذمہ دار عورت کی ضرورت ہے جو گھر کو بہتر انداز میں چلا سکے۔" انہوں نے مصمم ارادہ باندھا ... تھا کہ اسے منا کے ہی رہیں گی کیونکہ وہ بھی سال دو سال ... ہی کینیڈا سے آتی تھیں' شادی ہو کر وہ وہیں کی ہو کر رہ گئی ...

پورا سسرال وہیں تھا اگر آتی تھیں تو اپنے بھائیوں کی وجہ سے ان کی کوشش تھی کہ اس بار وہ ہادی کی شادی اپنے شوہر کی چچازاد سے کروا کے جائیں گی کیونکہ سمرہ کم گو صلح جو مزاج اور سمجھدار بھی تھی تو یہی مناسب تھی۔

....

مائرہ نے جنید سے ذکر تو کر دیا تھا کہ وہ اپنے چچا سے سمرہ کے لیے بات کریں' ہادی ان کا بھی دیکھا بھالا تھا' انکار کی گنجائش نہیں بنتی تھی۔

"چچا جان آپ اچھی طرح سوچ سمجھ لیں' ہمیں زیادہ جلدی نہیں ہے۔" جنید ان کا پرسوچ انداز دیکھ کر آہستگی سے گویا ہوا تو مائرہ نے اسی وقت پہلو بدلا' وہ تو جلد از جلد شادی کرنا چاہتی تھی۔

"چچا جان ہادی سے تو آپ مل ہی چکے ہیں اگر آپ کو پوچھ گچھ کرنی ہے تو اس کے آفس کا نمبر آپ کو دے دیتی ہوں کیونکہ دیکھئے ہمارے جانے میں ایک ماہ بھی نہیں ہے۔" وہ رک رک کے گویا ہوئیں۔

"مائرہ اتنی جلدی۔" چچی جان تو گھبرا ہی گئیں۔

"چچی جان ایک مہینہ تو بہت ہوتا ہے اور پھر ہادی کو جہیز وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے اس کے پاس سب کچھ ہے آپ بس بسم اللہ کریں۔" مائرہ تو ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہ رہی تھی مگر چچا اور چچی جان کچھ تذبذب کا شکار لگ رہے تھے وہ سمجھ رہی تھیں کہ شادی جیسے بندھن پر سب ہی سوچتے سمجھتے ہیں۔

"چچی جان آپ فکر نہیں کریں سمرہ بہت خوش رہے گی۔" جنید احمد ان کی الجھن سمجھ رہے تھے۔

"پھر بھی جنید اتنی جلدی تو مشکل ہے۔"

"ارے چچی جان سب ہو جائے گا آپ لوگ بس ہامی بھر لیں۔" جنید ان کی ہلکی سی رضامندی پا کر جھٹ بولے۔

"بیٹا میں پھر بھی ہادی سے ملنا ضرور چاہوں گا۔" چچا جان کو شاید ہادی میں کھوٹ نظر آ رہا تھا اسی لیے انہوں نے ملنے کی بات کی تھی۔

"جی ٹھیک ہے میں اسے کل ہی لے آؤں گی' آفس سے وہ چھ بجے تک آتا ہے آٹھ بجے تک ٹھیک رہے گا۔" مائرہ نے کہتے دیا تھا لیکن اب پسینے چھوٹنے لگے کیونکہ ہادی کی رضامندی کے بغیر ہی اس نے رشتہ جوڑ دیا تھا اور پھر ہادی کو قابو کرنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

سمرہ نے جب سے ساری باتیں باہر کھڑے ہو کر سنی تھیں' اس وقت سے اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی' ایک مہینہ کا سن کر تو سکتہ سا ہو گیا تھا ہادی کو اس نے صرف دو تین بار ہی دیکھا تھا' جب مائرہ اور جنید پاکستان آئے تھے ان کے گھر ہی وہ رکے تھے' ان سے ملنے اور بچوں کو لینے دو تین بار آیا تھا جب ہی اس نے دیکھا تھا' خاصا بارعب اور غصہ والا بھی لگا تھا' چائے تک تو پیتا نہیں تھا۔

"بجو اتنی جلدی کیسے میرے کپڑے سلیں گے۔" ایمن کا تو بھنگڑا ڈالنے کا دل چاہ رہا تھا۔ سمرہ نے اسے گھورا۔

"یہاں میری جان پر بنی ہوئی ہے تمہیں کپڑوں کی فکر پڑ گئی ہے۔"

"بجو ابو کی تو پوری مرضی لگ رہی ہے اور ہاں کل ہادی بھائی کو بلایا ہے ملنے کے لیے۔" وہ نئی اطلاع دینے لگی اور سمرہ فکر اور گھبراہٹ کے مارے کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔

"ایمن وہ شخص بہت سڑیل ہے ہنستا تک تو ہے نہیں۔"

"کوئی بات نہیں آپ گدگدیاں کر کے ہنسا دیا کریں۔" ایمن نے شرارت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"زیادہ بکواس کی تو اچھا نہیں ہوگا۔" اسے خبر تھی ابو اس سے شاید رضامندی بھی نہیں لیں گے اور ہاں کر دیں گے وہ اتنی نفیس طبیعت اور غصے سے ڈرنے والی بھلا کیسے رہ سکے گی۔ اتنے کاہل ہیں تینوں بھائی کباڑ خانہ بنا کر رکھا ہوا ہے گھر کو۔ پرسوں ہی تو مائرہ اسے اپنے ساتھ لائی تھی' کیا خبر تھی اس سڑیل کو دکھانا مقصود ہے۔ ورنہ کبھی نہ جاتی۔

"آپ نے دیکھ تو لیا ہے نا ہادی بھائی کو۔" ایمن تکیوں کو بیڈ پر ترتیب سے رکھنے لگی جبکہ سمرہ کو قرار ہی نہ تھا ادھر سے ادھر مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔

"مجبوری تھی دیکھنا پڑا' سڑے سڑے منہ بنا رہا تھا وہ' میرا تو دل کر رہا تھا فوراً بھاگ جاؤں مگر بھابی بھی جیسے تہیہ کیے ہوئے تھیں کہ ان کے شہزادوں جیسی شکل والے بھائی کو میں کسی طرح پسند آ جاؤں۔" اسی وقت امی اندر آئیں تو وہ جز بز سی ہو گئی کیونکہ انہوں نے بغور اس کی شکل دیکھی جو نگاہ چرا کے ایزی چیئر پر بیٹھ گئی تھی۔

"کل رات کو کھانے میں شامی کباب پلاؤ بنا لینا' مائرہ کے بھائیوں کو تمہارے ابو نے کھانے پر بلایا ہے۔" انہوں نے ہدایت کے ساتھ حکم دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

"امی تینوں کو کیوں بلالیا صرف ہادی بھائی کو بلاتے نا۔" ایمن نے اپنی مداخلت ضروری سمجھی مگر امی کی خشمگیں اور سرزنش بھری نگاہوں نے بریک لگادیا۔ سمرہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہی تھی کوئی اس سے پوچھ ہی نہیں رہا تھا بس آرڈر نافذ کیے جارہے تھے احتجاج کرتی بھی تو کیسے امی پھر اسے ہی سناتیں صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

....

"جب میں نے منع کردیا تھا تو آپ نے کیوں کہا میں بالکل نہیں جاؤں گا۔" گلے سے ٹائی اتار کے باتھ روم کے دروازے پر پھینکی' مائرہ نے اسے خاصے جارحانہ انداز میں گھورا کیونکہ اس وقت ان کا جاہ وجلال دکھانا زیادہ ضروری تھا کیونکہ اسی طرح وہ قابو میں آسکتا تھا۔

"میں نے کہہ دیا کہ مجھے نہیں کرنی شادی تو پھر کیوں بات کی آپ نے۔"

"ٹھیک ہے میں تیری کچھ نہیں لگتی نا کر اپنی مرضی اب میں بالکل نہیں آؤں گی۔ دیکھ لی تیری محبت خالی خولی محبت دکھاتا ہے تیرا خیال ہی کررہی تھی' مجھ پر ہی برس رہا ہے ٹھیک ہے اب نہیں کہوں گی۔" وہ روہانسی ہوتی' افسردہ سی کمرے سے نکلنے لگیں وہ گڑبڑا ہی گیا' ایک جست میں ان تک پہنچا' مائرہ کی آنکھوں میں واقعی آنسو تھے۔

"ہٹ میرے راستے سے اور کر اپنی مرضی اور ہاں انس اور طلحہ کو میں وہاں اپنے پاس بلالوں گی وہ ابھی بچے ہیں' حساس ہیں' امی ابو کی کمی بہت محسوس کرتے ہیں' میں انہیں یہاں تیرے پاس رلنے کے لیے نہیں چھوڑوں گی۔" ایک دم ہی وہ اس سے اجنبیت برتنے لگی تھیں' ہادی کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں کیونکہ بات انس اور طلحہ تک آگئی تھی اور وہ انہیں ایسے کیسے جانے دے سکتا تھا۔

"آپی آپ بلیک میل کررہی ہیں۔" وہ خفگی سے گویا ہوا۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں تیرے بہنوئی سے کہہ دوں گی منع کردیں چچا جان کو کہ ہم نہیں کرسکتے' ان کی بیٹی سے شادی۔" وہ روتی ہوئی لاؤنج میں آگئیں' ربیع کمپیوٹر پر گیم کھیل رہا تھا' جبکہ فروا کو طلحہ اور انس باہر لے گئے تھے' کیونکہ ان دونوں سے بھی چلنے کو کہا تھا اسی لیے وہ خوش خوش پہلے ہی تیار ہوگئے تھے۔

"آپ یہ بھی تو سوچیے کہ میں اور وہ خوش نہ رہ سکے تو دکھتو آپ کو ہی ہوگا اور خوانخواہ نقصان اس لڑکی کا ہی ہوگا۔" وہ [illegible] کے کچھ نرم سے لہجے میں گویا ہوا' مائرہ نے بغور اس کی صور[illegible] دیکھی جو بیزار اور اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔

"مجھے یقین ہے تم دونوں خوش رہو گے کیونکہ سمرہ [illegible] ہوئی اور سمجھدار لڑکی ہے۔"

"چاہے بعد میں اس نے بھی وہی کیا تو......؟"

"اول تو ایسا ہوگا نہیں تم اطمینان رکھو اور پھر میں ہو[illegible] کیوں فکر کرتے ہو۔" وہ اس کے نرم پڑنے پر نارمل سی ہو[illegible] کیونکہ ہادی کے پاس بولنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔ [illegible] مسکرادی تھیں۔

....

"ابو تو ہادی بھائی کا پورا انٹرویو لے رہے ہیں۔" ا[illegible] اسے پل پل کی خبر دے رہی تھی جو کھانے کے بعد سب [illegible] لیے چائے بنارہی تھی اور یہ مائرہ نے ہی کہا تھا کہ چائے [illegible] لے کے آئے تاکہ وہ بھی ہادی کو دیکھ لے جبکہ انہیں [illegible] بتائے سڑے ہوئے کریلے کو دیکھنے کے لیے اب تو عمر [illegible] ہے اس وقت دیکھ کر کیا کرنا ہے۔

"مجھے آکر نہیں بتاؤ۔" وہ تو پہلے ہی کھسیانی ہو[illegible] تھی کیونکہ ابو اور امی نے تو مائرہ اور جنید کو مکمل رضامند[illegible] دے ہی دی تھی۔

"کیوں نہیں بتاؤں اتنی خوشی ہورہی ہے مجھے تو۔" ا[illegible] نے آنکھیں گھما کے خوشی کا اظہار کیا۔

"چائے اب لے بھی آؤ وہ سب جانے کے لیے [illegible] بیٹھے ہیں۔" امی کچن میں چلی آئیں وہ دونوں ہی [illegible] گئی تھیں۔

"آپ چائے خود لے کے جائیں۔" سمرہ کو کچھ جھ[illegible] بھی تھی۔ خاص طور پر وہ اپنا دیدار اس لیے کروانے جا[illegible] کہ وہ ہادی کو دیکھ لے اور ہادی اسے دیکھ لے۔

"تم سے جو کہا ہے تم وہ کرو۔" وہ اسے گھور کے [illegible] کرنے لگیں' دل اس کا ویسے ہی دھڑ دھڑ کیے جارہا تھا آ[illegible] والے لمحات کو سوچ کر کتنے بھیانک ہوں گے ہادی [illegible] ہمراہی میں کیا کرے گی وہ۔ مرتی کیا نہ کرتی کے مصد[illegible] آنچل شانوں پر قرینے سے برابر کیا' پرنٹڈ کاٹن کا سوٹ [illegible] یہ سادہ سراپا اور ڈرتا کانپتا انداز اس کے تو قدم لڑکھڑا [illegible] بہک رہے ہوں ڈرائنگ روم میں سب بیٹھے تھے جب [illegible] سے بھی نگاہ نہ دوڑائی کہ وہ سڑیل بیٹھا کدھر ہے مائرہ نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا جو ٹرے سینٹرل ٹیبل پر رکھ کر بھاگنے کی تیاری کررہی تھی بھابی نے پکارلیا۔

"سمرہ ادھر آؤ...... یہاں بیٹھو۔"

"اف یہ کیا کہہ دیا بھابی نے کیسے بیٹھ جاؤں سب ہی مجھے دیکھ رہے ہیں۔" دل ہی دل میں بولتی جھجکتی ہوئی ان کے قریب بنائی گئی جگہ پر بیٹھ گئی' مائرہ نے اپنے پرس سے مخملی کیس نکالا' سمرہ کی تو حیرانگی سے آنکھیں ہی پھیل گئی تھیں۔ یعنی سب کچھ طے پاگیا ہے اس کی نازک بائیں کلائی میں گولڈ کا قیمتی بریسلٹ مائرہ نے پہنادیا۔

"آج سے بیس دن بعد مکمل طور پر سمرہ ہماری ہوجائے گی۔" انہوں نے وفورِ مسرت سے کہتے ہوئے سمرہ کو شانے سے لگالیا تھا۔

"ارے بھئی چائے تو لیجیے ٹھنڈی ہورہی ہے۔" ابو کو ہی خیال آیا تو انہوں نے کہا۔ طلحہ اور انس اسے بغور دیکھ رہے تھے جس نے ابھی تک بھولے سے بھی نگاہ نہ اٹھائی تھی' ہادی بالکل سامنے والے سنگل صوفے پر بلیک پینٹ اور بلیو شرٹ میں اپنے چہرے پر ناگواری اور درشتی لیے بیٹھا تھا۔ ہادی کی ایک دوبار نگاہ اچٹتی ہوئی اٹھی تھی اگرچہ کچھ دن پہلے جب اپنے گھر میں اسے دیکھا تھا تو اس نظریے سے نہیں دیکھا تھا مگر آج نگاہوں کا زاویہ بدل کر دیکھ رہا تھا' نرم ونازک سرخ و سپید رنگت اس پر کچھ خوف اور ڈر کے بھی اثرات نظر آرہے تھے اس کا مطلب ہے لڑکی قابو میں آجائے گی۔

"چچا جان مزید آپ کو ہادی کی معلومات کروانی ہے تو اس کے آفس جاسکتے ہیں۔" جنید ان کی اچھی طرح تسلی کرانا چاہتے تھے پھر وہ بیٹی کے باپ تھے اور پھر کچھ محتاط بھی تھے۔

"جنید اب تم ہمیں اتنا شرمندہ نہیں کرو' ہادی بیٹے کو بلانے کا مقصد صرف یہی تھا کہ آرام سے بات کرکے جھجک وغیرہ ختم کرلیں گے اور یہ ہو بھی گئی ہے۔" ابو نے مسکرا کے ہادی پر نگاہ ڈالی جو زبردستی کا تبسم چہرے پہ سجائے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگا' اس وقت سمرہ کی نگاہ اٹھی تھی اس سڑیل کے مصنوعی پن کی وجہ سے اب اور بھی رونے لگا وہ سر جھکائے وہاں سے اٹھ آئی کیونکہ خود پر ضبط کرنا بہت مشکل ہورہا تھا' کمرے میں آکر اتنا روئی کہ ایمن اور حذیفہ تو گھبرا ہی گئے۔ مائرہ اس سے ملنے کمرے میں آئیں تو وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ تھی۔ اسے سارے ہی اپنے دشمن لگ رہے تھے کسی کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی کہ وہ کیا سوچ رہی ہے کیا چاہ رہی ہے۔

"سمرہ تم اتنا پریشان نہ ہو ہادی تھوڑا غصے کا تیز ضرور ہے مگر ہر وقت غصہ میں نہیں رہتا۔" مائرہ اس کا رویا رویا چہرہ دیکھ چکی تھیں اسے گلے لگا کر تسلی دی۔

"تم اتنی فکر نہیں کرو میں ابھی ہوں' تمہاری شادی کے ایک دو ہفتے بعد سب سیٹ کرواکر ہی جاؤں گی۔"

"میں اب کہاں سیٹ ہوسکتی ہوں' آپ کے بھائی کا موڈ مجھے سیٹ نہیں لگ رہا۔" وہ صرف سوچ کر ہی رہ گئی۔

....

دوسرے دن وہ جلدی آفس سے آگیا تھا مائرہ کچن میں تھیں ربیع اور فروا کھیل رہے تھے۔ انس اور طلحہ کوچنگ گئے ہوئے تھے۔ جنید اپنی پھپو کی طرف گئے ہوئے تھے' گھر میں کچھ خاموشی تھی۔

"آپی چائے ملے گی۔" وہ باتھ لینے کے بعد فریش نظر آرہا تھا' قمیص شلوار میں اس کا اونچا لمبا قد اور بھی نمایاں لگ رہا تھا۔

"چائے تیار ہی ہے تم بچوں کے پاس جاکر بیٹھو میں لے کر آتی ہوں۔" وہ کچھ اسنیکس وغیرہ بھی تیار کرچکی تھیں کیونکہ ہادی جلدی آگیا تھا اور کھانے میں ابھی ٹائم تھا سوچا کہ کچھ بنا ہی لیں شام کی چائے میں' سب کچھ وہ ٹرے میں ترتیب دے کے لاؤنج میں آگئیں جہاں وہ صوفے پر کشنز کے سہارے ٹیک لگائے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"ہادی ذرا اب مجھے یہ تو بتادو سمرہ کیسی لگی تمہیں؟" لوازمات اس کی پلیٹ میں نکالتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔" بس اتنا ہی کہا کیونکہ وہ ابھی سے سمرہ کی تعریف کرکے اسے سر پر نہیں چڑھانا چاہتا تھا کیونکہ جو کچھ وہ اپنے دوستوں سے سنتا آرہا تھا وہ کم از کم یہ غلطی تو بالکل نہیں کرے گا۔

"ٹھیک ہے کیا' پیاری نہیں ہے؟"

"اتنا غور سے نہیں دیکھا میں نے؟" ٹی وی پر نگاہ مرکوز رکھ کر خود کو مصروف ظاہر کرنے لگا۔

"سیدھی طرح جواب دو مجھے۔" انہوں نے ٹی وی ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

آف کردیا۔

"جب سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق میں کررہا ہوں تو یہ کیا ضروری ہے کہ میں اس کی تعریف کروں کہ وہ اتنی پیاری ہے ایسی ہے ویسی ہے۔" وہ بھی کچھ بھنا گیا جبکہ بھنایا ہوا تو اب وہ ہر وقت ہی رہے گا کیونکہ اپنی زندگی میں کسی اور کا شیئر اسے برداشت نہیں ہورہا تھا۔

"خوبصورت پڑھی لکھی اور اسمارٹ لڑکی ہے دیکھنا تمہارے دوست تو جل ہی جائیں گے۔" انہوں نے کچھ تفخر زدہ لہجے میں کہا۔

"میں اپنے دوستوں میں اسے بالکل لے کر نہیں جاؤں گا۔"

"کیا...... ہادی تم پاگل تو نہیں ہوگئے ہو۔" مائرہ کو بھی کبھی اس کی دماغی حالت پر تشویش بھی ہوتی تھی کہ وہ ایسی باتیں کیوں کرتا ہے۔

"آپی مجھے بالکل پسند نہیں ہے کہ اپنے گھر کی باتیں دوستوں سے شیئر کروں یا اپنی بیوی کو ان کے سامنے لاکر وہی باتیں کروں جو وہ کرتے ہیں۔" اس کا سنجیدہ اور درشت انداز دیکھ کر مائرہ حیرت میں مبتلا ہوکر اسے دیکھے جارہی تھیں۔

"میرے صرف ایک دو دوست ہیں جن کے سامنے میں اپنی بیوی کو لے کر جاؤں گا مگر ہر ایک کے سامنے نہیں۔"

"جہاں میں نے آپ کی اتنی مانی ہے وہاں میری اتنی تو ضرور چلے گی۔" وہ چائے کے سپ لینے لگا' ربیع اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"یعنی سمرہ کو بالکل قید کرکے رکھو گے۔"

"اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے۔" جھٹ جواب دیا۔

"یاد رکھنا ہادی اگر تم نے زیادہ رعب ڈالا نا سمرہ پر اچھی طرح خبر لوں گی تمہاری۔" وہ آنے والے لمحات کا سوچ کر ڈر ہی گئیں اور پھر کتنے ارمانوں سے چچا اور چچی جان سے سمرہ کا رشتہ مانگا تھا اگر انہیں بعد میں کچھ پتہ چلا تو کتنی شرمندگی ہوگی۔

"ابھی بھی وقت ہے سوچ لیں بعد میں' میں تو یہی کروں گا آپ کو بتا رہا ہوں۔" وہ گویا سمرہ سے شادی کرکے اس کی سات پشتوں پر احسان کررہا ہو' مائرہ نے اسے مزید کچھ نہ کہا ورنہ شاید غصہ اور ضد میں آکر نجانے کیا کیا کہہ دے پھر انہیں افسوس ہی ہوتا رہے' ان کی کوشش تھی شادی خیریت سے ہوجائے۔

رات کو سب ساتھ ہی کھانا کھاتے تھے۔ انس اور طلحہ کی ایک الگ رونق تھی۔ مائرہ انس سے گھر کے سامان کی لسٹ بنوا رہی تھیں اور پھر بری کی بھی ساری شاپنگ انہیں ہی تو کرنی تھی۔

"ہادی ڈرائنگ روم کے پردے بھی چینج کرنے ہیں کتنے خراب ہورہے ہیں اور تمہارے کمرے میں بھی پردے ڈلیں گے۔"

"گھر کی ایک چیز کو بھی آپ تبدیل نہیں کریں گی' بقول آپ کے سمرہ بہت سگھڑ اور سلیقہ مند ہے میں بھی تو دیکھوں کہ کیسے وہ اس گھر کو ٹھیک کرتی ہے۔" گویا ہادی نے سمرہ کا امتحان لینا چاہا اور پھر وہ اس پر شروع سے ہی ذرا رعب رکھنا چاہتا تھا دوسرے دوستوں کی بیویاں جیسے سر پر چڑھی ہوئی ہیں وہ سمرہ کو اپنے سر پر نہیں چڑھا سکتا۔

"بھائی خدا کو مانیے گھر اتنا گندہ ہورہا ہے' وہ بے چاری کیا کیا کریں گی۔" انس نے سمرہ کو دیکھا' وہ اتنی دبلی پتلی سی بھی کہاں یہ سب کرپائے گی۔

"تم چپ کرو گھر کی کسی چیز کو تبدیل نہیں کیا جائے گا سن لیں آپی آپ۔" دوٹوک اور اٹل لہجہ' ان کا تو سر پیٹ لینے کو ہی دل چاہا' انس نے تاسف بھری سانس آزاد کی' وہ اپنے بھائی کی غصہ کی عادت کو جانتا تھا۔

......

مائرہ ساری شاپنگ جنید کے ساتھ کررہی تھیں' کبھی کبھی سمرہ' ایمن اور کبھی چچی جان کو بھی ساتھ لے جاتی تھیں' تیاری میں وہ کوئی کسر نہیں رہنے دینا چاہتی تھیں پھر ہادی کی تنخواہ بھی خاصی معقول تھی دل کھول کے وہ سارے خرچے کررہی تھیں۔ دن بھی کافی تیزی سے گزر رہے تھے۔ شادی کے دو ہفتے بعد انہیں بھی کینیڈا واپس چلے جانا تھا۔

"ہادی کم از کم اپنے کمرے کو تو سیٹ کرلو دیکھو پردوں کا کلر کتنا برا لگ رہا ہے اور یہ کباڑ دیکھ رہے ہو جو تم نے وارڈروب کے ساتھ بھرا ہوا ہے کچھ تو خیال کرو۔" وہ گویا اس کی خوشامد ہی کرنے لگیں کہ کسی طرح تو وہ مان جائے۔

"بس اتنا کرسکتا ہوں کہ کمرے کا فرنیچر چینج کرلیں مگر پورے گھر میں کہیں سے بھی کچھ صاف نہیں کیا جائے گا۔"

"ارے بے وقوف لڑکے مہمان آئیں گے تو کیا سوچیں گے کہ اس کباڑ میں رہے گی دلہن۔" انہوں نے تیز لہجے میں ڈپٹ کے کہا جس پر مطلق اثر نہیں ہورہا تھا گویا تہیہ کیا ہوا تھا کہ سب کچھ سمرہ سے ہی کروانا ہے' ذرا اس کے جوہر بھی تو دیکھیں نا دوسرے دن ہی بھاگ جائے گی۔

"اگر تم کچھ الٹا سیدھا سوچ رہے ہو کہ سمرہ کو زچ کردو گے تو ایسا میں ہونے نہیں دوں گی' سمرہ ایسی لڑکی ہے وہ تم جیسے سرپھرے کو اچھی طرح سدھار لے گی۔" وہ اس کے ارادوں کو جیسے بھانپ گئی ہوں۔

"شادی کے دو ہفتے بعد تو آپ کو چلے ہی جانا ہے' پھر دیکھیے گا آپ مجھے۔"

"کیا مطلب ہے ہادی' دیکھو میرا دل مت دہلاؤ۔" وہ ڈر گئی تھیں۔

"بے فکر رہیں' ایسا کچھ نہیں کروں گا میں آپ کی بھابی صاحبہ کو ان کے کام بتاؤں گا اور کچھ نہیں۔" وارڈروب جیسے ہی کھولی سارے کپڑے اس کے قدموں میں ڈھیر ہوگئے جیسے سلامی دے رہے ہوں۔

"ہادی ہر جگہ بے ترتیبی میں نے کل ہی تمہاری وارڈروب ٹھیک کی تھی' پھر یہ حشر کردیا۔" وہ کپڑے اٹھانے آگے بڑھی تھیں' ہادی بھی اٹھا اٹھا کے اندر ٹھونس رہا تھا۔

"یہ انس اور طلحہ گھسے ہوں گے میری شرٹس اکثر پہن لیتے ہیں نا۔" وہ کچھ شرمندہ بھی ہورہا تھا کیونکہ مائرہ دوبارہ کپڑوں کی تہہ لگانے لگی تھی۔

"میلے کپڑوں کا ڈھیر یہاں سے اٹھا کر پیچھے رکھ کر آؤ میں آج دھودوں گی۔"

"رہنے دیں آپی پرسوں سنڈے ہے میں مشین لگاتا ہوں دھولوں گا۔" وہ اب میلے کپڑے گٹھر بنا کر بیڈ کے نیچے رکھنے لگا۔

"ہادی یہ کیا حرکت ہے نکالو باہر۔" وہ تو غصہ میں آگئیں۔

"آپی میں یہیں رکھتا ہوں میلے کپڑے سارے۔"

"ہادی تم تو واقعی سمرہ کو پاگل کردو گے' وہ کیا کیا کرے گی مجھے کیا خبر تھی تم ایسے ہو' ماسی کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا۔"

"آپی ماسی یہاں ٹکتی ہی کب ہے لڑکوں کا گھر دیکھ کر بھاگ جاتی ہے۔" طلحہ اندر آیا تو اس نے بھی وہاں کا سارا نقشہ دیکھا۔

"نہیں اب ماسی کی ضرورت ہے سمرہ کو اور بھی کام ہوں گے وہ بھی نگرانی میں کروائے گی تو ٹھیک رہے گا اور پھر وہ تنگ بھی جائے گی اسے یہاں دیکھ کر۔" سارے کپڑے جمع کیے طلحہ کو ہدایت کی کہ باہر رکھ آئے اب ہادی کا کمرا سمیٹنے لگیں' ہادی منع بھی کررہا تھا مگر اسے دو تین بار ڈانٹ بھی چکی تھیں' ہادی سمجھ رہا تھا کہ انہیں اس کی ضد پر غصہ آرہا ہے مگر اسے بھی تو سمرہ کو آزمانے کا خبط سوار ہوگیا تھا تاکہ اسے زچ کرکے یہاں سے بھگادے۔

......

دوسری طرف سمرہ کو ایسا لگ رہا تھا کہ دن بہت تیزی سے گزر رہے ہوں۔ مایوں بھی وہ روتی دھوتی بیٹھی تھی کتنی جلدی سب کچھ پرایا ہوگیا تھا۔ صرف بیس دنوں میں اس کی دنیا بدل گئی تھی کتنی پرسکون اور بے فکری کے دن تھے وہ اپنی مرضی سے اٹھتی تھی اپنی مرضی سے ہر کام کرتی تھی مگر اب اسے اس سڑیل کی پسند کے مطابق چلنا پڑے گا سوچ لیا تھا کہ وہ ہادی سے نہ ڈرے گی اور نہ دبے گی اگر وہ ایسا کچھ سوچ رہا ہے کہ اپنا رعب دکھا کر اسے ڈرا کر رکھ لے گا تو یہ تو بالکل نہیں ہونے دے گی' تینوں بھائیوں کی بے ترتیبی برداشت نہیں کرے گی اور پھر مائرہ نے بھی تو کہا تھا کہ وہ تینوں سے ڈرے نہیں بلکہ اپنی چلا کر تینوں کو سدھارے پھر کچھ اسے مائرہ کی بھی سپورٹ تھی جو اس کی ہمت و حوصلہ بڑھا رہا تھا۔

ساری رسمیں بڑے باوقار انداز میں انجام پائی تھیں۔ مائرہ نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی مایوں مہندی سے لے کر اب شادی تک کی تمام رسمیں خود ہی ادا کی تھی' ہادی دنیا جہان کی بے زاری چہرے پر سجائے سب برداشت کررہا تھا کیونکہ جنید اور مائرہ اسے ہینڈل کررہے تھے۔ آخر سمرہ رخصت ہوکر اس کباڑ خانے میں آ ہی گئی۔ دل بھی عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔ اس سڑیل کو بھی تو فیس کرنا تھا جانے کیسے کیسے حربے آزمائے گا دل میں بے چینی تھی' پسینے الگ آرہے تھے اس کے کانوں میں طلحہ اور انس کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔

"نکالیے بھائی پورے دس ہزار روپے۔" انس پشت پر ہاتھ ٹکائے روبرو تھا' ہادی نے چتون تیکھے کیے اور اسے گھورا جو کمرے کی چوکھٹ پر ایستادہ تھا اندر وہ سرخ گٹھڑی بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی تھی گویا اس کی منتظر کہ وہ آئے گا اور حسن میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گا۔

"یار آپی یہ فضول رسوم ابھی باقی تھی۔" وہ جھنجلا کر دہائی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

دینے لگا۔ مائرہ بلیک ساڑھی میں جو کہ بلیو اور کو پر ستاروں سے جھلملا رہی تھی ان ہی کے ساتھ تھی اس پر ان کا مسکراتا انداز ہادی دانت پیسنے لگا۔

''شرافت سے ہاتھ پر رکھ دو حالانکہ یہ رسم نہیں کرتی ہے لیکن میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کریں۔''

''نکال بھی دیں بھائی اتنے کنجوس تو آپ کبھی نہ تھے۔'' انس نے اپنے سوبر سے بھائی کے ماتھے پر ناگواری کے جال فہمائشی نگاہوں سے دیکھے۔

''یار نکال دو ورنہ نقصان تمہارا ہی ہوگا۔'' جنید نے اس کے کان میں معنی خیزی سے شرارت میں سرگوشی کی تو وہ جھینپ ہی گیا۔ سڑے سڑے منہ بنا کر پیسے نکال کر طلحہ کے ہاتھ میں رکھے کیونکہ مائرہ پہلے ہی اسے اتنا ڈانٹ چکی تھیں۔ اس نے اندر قدم رکھے تو اسی وقت مائرہ معنی خیزی سے مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگیں۔ پھر جاتے جاتے سمرہ کے کان میں کیا کہا جو سر جھکا کر رہ گئی۔ ہادی نے استعجابیہ نگاہوں سے اس کا تفصیلی جائزہ لیا جو بلڈ ریڈ لہنگے میں جیولری میک اپ میں اسے حیرانگی میں ہی مبتلا کر گئی تھی۔ پہلے سرسری دیکھا تھا مگر آج وہ تمام ہتھیاروں سے لیس تھی۔ محویت تو اس وقت ٹوٹی جب اس کے کمرے کا دروازہ مائرہ کھٹ سے بند کر کے گئیں فوراً ہی نگاہوں کا زاویہ بھی بدل گیا ناگواری اور سرد مہری چہرے پر سجا کر کپڑے چینج کرنے واش روم میں چلا آیا سمرہ نے کمرے کا جائزہ لیا اسٹائلش فرنیچرز دبیز پردے وال ٹو وال کارپٹ سب ہی کچھ اچھا تھا شکر تھا کمرا رہنے کے قابل تھا ورنہ وہ اس کباڑ خانے میں تو ایک دن بھی نہ رہتی ہادی چینج کرنے کے بعد اس سے بات کرنا تو دور کی بات نگاہ ڈالے بغیر ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔ سمرہ کو یہ اپنی توہین لگی۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا وہ رائٹ سائیڈ پر سو رہا تھا' کرنٹ کھا کے وہ اٹھی تھی کہ اسے خبر کیوں نہیں ہوئی کہ وہ کمرے میں آیا تھا' ایک تو رات کی توہین نہیں بھول رہی تھی پوری رات غصہ میں بھناتی رہی تھی تیزی سے بیڈ سے اٹھی' کپڑے تو اس نے چینج کر لیے تھے کب تک اس کا انتظار کرتی۔

''میں نے یہ شادی مجبوری میں کی ہے مجھے بیوی کی نہ کل ضرورت تھی اور نہ آج ہے۔'' اسی وقت اس کی گھمبیر اور گرجدار آواز پشت پر سنائی دی تو سمرہ بل کھا کے رہ گئی۔ وہ خود بھی اٹھ چکا تھا۔

''میں جان بوجھ کے کمرے سے گیا تھا رات کو۔'' پھر جتایا گیا۔ سمرہ کو تو کھلی اہانت ہی لگ رہی تھی یعنی نکاح کے چند بولوں کے بعد بھی اس کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

''مجبوری میں شادی کرنے کے لیے آپ کو میں ہی ملی تھی۔'' وہ کہاں دبنے والوں میں سے تھی' جبکہ سوچ کے بھی یہی آئی تھی کہ اس پتھر کو تو پگھلا کے ہی رہے گی۔

''مجھے نہیں آپی کو ملی تھیں تم۔'' ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر بالوں میں چلانے لگا' سمرہ نے حسرت بھری نگاہ اس لمبے چوڑے ہادی پر ڈالی جو فان کلر کے ململ کے قمیص شلوار میں اتنا ڈیسنٹ لگ رہا تھا کہ وہ بغور دیکھے بنا نہ رہ سکی۔

''بقول آپی کہ سمرہ سلجھی ہوئی لڑکی ہے دیکھنا سب سنبھال لے گی۔ ایک ہفتے بھی تم یہاں ٹک جاؤ میں مان جاؤں گا تمہیں' نہ دوسرے دن ہی بھاگی ہو تم۔'' تمسخرانہ لہجے میں کہتے ہوئے اس کا حواس باختہ چہرہ دیکھنے لگا۔

''یعنی موصوف یہ سوچ رہے ہیں کہ میں یہاں زیادہ دن ان کی حرکتوں کی وجہ سے ٹکوں گی نہیں۔'' اس نے سوچا۔

''بلاوجہ مجھے ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے گھر کے سارے کام تمہیں خود سمجھنے ہیں میں بالکل نہیں سمجھاؤں گا بقول آپی کے تم خاصی سمجھدار ہو۔'' مسلسل اس پر طنز کے تیر بھی چلا رہا تھا۔ وہ رنجور اور افسردہ سی اس شخص کی باتیں سن رہی تھی جو کتنا روکھا تھا نہ اسے یہ خیال تھا کہ کل ہی اس کی شادی ہوئی ہے اور ایسی نئی نویلی دلہن سے وہ ایسی باتیں کر رہا ہے۔

''اگر تم نے آپی سے میری شکایت کی یا مجھے کچھ سن کن ملی تو تم اپنا حشر دیکھنا یہ جو میں نے تمہیں کل بخش دیا ہے صرف اسی وجہ سے کہ تم آئندہ احتیاط سے کام کرتا ورنہ نتائج کی ذمہ دار خود ہوگی۔'' برش زور سے پٹخا تھا۔

''تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ اس دراز میں ہے نکال لینا۔'' ڈریسنگ ٹیبل کی رائٹ دراز کی جانب اشارہ کیا اور ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔ سمرہ نے ایسا تو نہیں سوچا تھا کہ وہ یہ سب کرے گا۔ اس نے تو اس کی ذات کی نفی کر دی تھی' الٹا دھمکی دے کے گیا تھا۔ وہ بیڈ پر بیٹھ کے باقاعدہ رونے لگی' مائرہ دستک دے کر اندر چلی آئیں جب آنسو آنچل سے صاف کیے۔

''سمرہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاؤ میں اپنے بھائی کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ اس نے تمہارے ساتھ کیا بکواس کی ہوگی اور رات کی بھی خبر ہے کمرے سے چلا گیا تھا۔'' وہ بھی کچھ شرمندگی میں گویا ہوئیں۔

''سمرہ پلیز تم یہ نہیں سمجھنا کہ میں نے خود غرضی میں ایسا کیا ہے میں نے کچھ سوچ کے ہی تمہیں اپنی بھابی بنایا ہے۔'' انہوں نے اس کے حنائی ہاتھوں کو تھاما۔ ''ہادی کو صرف تم جیسی سمجھدار اصول پسند لڑکی ہی سیدھا کر سکتی ہے۔''

''ہاہ...... سمجھدار میں آپ کو کہاں سے سمجھدار نظر آ گئی۔'' وہ سرد آہ بھر کے پھیکی سی مسکراہٹ لیے گویا ہوئی۔

''مجھے خبر ہے تم کتنی سمجھدار ہو اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم ہادی کا دل جیت لوگی جو کچھ اس کے دماغ میں خرافات ہیں تم نکال دوگی۔''

''بھابی آپ نے بہت بڑی ذمہ داری سونپی ہے میں کیسے کر پاؤں گی' آپ بھی جانے والی ہیں۔'' وہ روہانسی ہونے لگی کیونکہ ہادی کا جاہ وجلال تو اس نے دیکھ لیا تھا' بعد میں پتہ نہیں کیا سلوک کرے۔

''سب کر لوگی تم' پریشان نہ ہونا میں فون کرتی رہوں گی اور ہاں ان تینوں کی بالکل نہیں سننا خاص کر ہادی کو کھینچ کر رکھنا۔''

''آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے بہت آسان ہو۔'' ویسے ہی وہ افسردہ ہو رہی تھی اس پر ہادی کا ناروا سلوک اسے رلا رہا تھا۔

''ہمت اور حوصلہ کی بات ہے سب کچھ سیٹ ہو جائے گا اور ہاں چھ ماہ بعد عید ہے میں عید تم لوگوں کی ساتھ ہی مناؤں گی اس وقت خوش خبری بھی تیار رکھنا۔'' وہ معنی خیزی سے کہتے ہوئے اس کے رخسار پر پیار کرنے لگیں۔

''کیسی خوشخبری۔'' وہ جیسے سمجھی نہیں۔

''بھئی مجھے نند بننے کا اعزاز تو مل گیا ہے اب پھوپھو بننے کا اعزاز بھی ملنا چاہیے۔'' وہ مسکرائیں سمرہ تو جھینپ ہی گئی' اسی وقت ہادی چہرے پر سختی لیے اندر آیا تو دونوں دبی دبی سی ہنس رہی تھیں۔ اس نے چونک کر دونوں کو حیرانی سے دیکھا۔

......

ثمن چار دن تک تو سمرہ نے برداشت کیا پھر اس نے مائرہ کو زبردستی کچن سے باہر نکالا کیونکہ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ انہیں کام کرتے ہوئے دیکھتی رہے۔

''ارے جو چند دن ہیں مجھے تمہارے ناز نخرے تو اٹھانے دو۔'' انہوں نے اس کی شہابی کھلتی رنگت کو دیکھا جو کتنی پیاری لگ رہی تھی۔ ہادی کی ابھی چھٹیاں تھیں تو اس کا زیادہ تر وقت گھر میں ہی گزرتا تھا۔ کبھی لاؤنج میں لیٹا ٹی وی دیکھتا رہتا یا پھر اپنے کمرے میں آرام کرتا رہتا۔

''بھابی میں ناز نخرے دکھانے کے لیے تو نہیں آئی۔'' اس نے کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے گویا ہادی کو جتایا جو بڑے صوفے پر نیم دراز تھا' لاؤنج اور ڈائننگ ہال ساتھ ساتھ تھا اور سامنے بڑا سا جدید طرز کا امریکن کچن تھا۔

''آپی جن کا گھر ہے انہیں سنبھالنے دیں نا۔'' اس نے بھی گویا طنز ہی کیا۔ سمرہ صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئی اس نے زبردستی مائرہ کو کچن سے ہٹا تو دیا تھا مگر کچن کی ایسی حالت دیکھ کر اسے ابکائی ہی آنے لگی' سارے کیبنیٹ پر مرچ مصالحوں اور جانے کتنے قسم کے داغ لگے تھے۔ اوون پر اتنی گندگی تھی کہ لگتا تھا چائے' دودھ اور دیگر چیزیں پکنے کے بعد بھولے سے بھی کبھی صاف نہیں کیا تھا۔ سنک بے چارا پورا چکنائی سے اٹا ہوا تھا' جگہ جگہ ٹائلز پر کالے کالے نشان پڑے ہوئے تھے' جیسے پونچا مارنے کی کبھی زحمت تک نہیں کی' اس نے کیبنٹ کا جائزہ لینے کے لیے جیسے ہی کھولا تو منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ ہادی ہی قریب تھا وہ اسی وقت دوڑ کے آیا جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی ہادی کو سامنے دیکھ کر خجل سی ہو گئی۔

''اچھا تو انہیں دیکھ کر تم نے چیخ ماری ہے فکر نہ کرو ہر خانے میں یہ کاکروچ اپنی فیملی کے ساتھ ملیں گے۔''

''کیا ہوا سمرہ؟'' مائرہ بھی ہانپتی ہوئی فروا کو گود میں اٹھا کر چلی آئی تھیں دونوں ہی کچھ گڑبڑا سے گئے۔

''کچھ نہیں اہل خانہ کو دیکھ کر چیخ ماری ہے۔'' ہادی تمسخر اڑانے لگا۔ مائرہ کو شرمندگی بھی ہوئی کچن اتنا گندہ تھا کہ ہادی نے ہی اس کی صفائی تک کرنے نہ دی تھی۔

''سوری سمرہ کچن کی حالت......''

''ارے آپی یہ جن کا گھر ہے انہیں فکر کرنی چاہیے آپ کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں۔'' دل کھول کر وہ سمرہ کا دل جلا رہا تھا اور وہ اسے ہی گھور رہی تھی جس کے انداز میں اتنا اعتماد تھا۔

''سمرہ میں تو سارے گھر کی صفائی وغیرہ کروا رہی تھی اس نے ہی مجھے منع کیا تھا۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”کوئی بات نہیں‘ آپ کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں۔“ وہ مسکراتے ہوئے مائرہ سے گویا ہوئی‘ ہادی کو اس لمحے سمرہ کی برداشت پر بھی حیرانی تھی کہ ذرا بھی تو ناگواری نہ تھی بلکہ فریش موڈ کے ساتھ تھی۔

”آپ دیکھیے گا نا ان کی سلیقہ مندی کے جو ہر دو دن میں نہ گھر سے بھاگ گئی ہوں۔“

”غلط فہمی اپنے دل و دماغ سے نکال دیں‘ کہ میں گھر سے بھاگ جاؤں گی۔“ سمرہ نے تنک کے کرارا سا جواب دیا۔ مائرہ تو مسکرانے لگیں جبکہ ہادی نے حیرت و استعجاب میں ڈوب کر اس کا جارحانہ انداز دیکھا جواب سارے کیبنٹ چیک کر رہی تھی کہ کتنا کباڑ اندر موجود ہے۔

”مل گئی نا ہنٹر والی بالکل آپ کی طرح۔“ وہ خفیف سا ہوتا ہوا کچن سے نکل گیا‘ سمرہ نے مائرہ کو دیکھ کر وکٹری کا نشان بنایا۔

٭٭ ...... ٭ ...... ٭٭

ایک ہفتہ مائرہ کا ایسا گزرا کہ انہیں پتہ ہی نہ چلا اور وہ پھر واپس چلی گئی تھیں‘ مگر سمرہ کو ہدایتوں کے ساتھ کہ اسے کیسے اس گھر میں ایڈجسٹ ہونا ہے پھر مائرہ کی سپورٹ حاصل تھی تو اسے کوئی فکر بھی نہ تھی۔ ہادی کا موڈ بالکل ٹھیک نہ تھا البتہ انس اور طلحہ اس سے بہت خوش تھے جس نے آتے ہی ان دونوں کا خیال رکھنا شروع کر دیا تھا۔ ایک دن اس نے دونوں کو ساتھ لگا کے سب سے پہلے ڈرائنگ روم کی صفائی کی‘ پردے سارے اتار کے پورچ میں پھینکے‘ جن کی رنگت تک پھیکی پڑ گئی تھی‘ گھر پر ہر چیز موجود تھی مگر کوئی بھی چیز جگہ پر اور صاف ستھری نہ تھی پھر خود ہی لاؤنج کو بھی ٹھیک کیا‘ ایک ہفتے میں اس نے سب ہی سنوار لیا تھا کچن تو چمک کر ایسا لگ رہا تھا کہ مسکرا رہا ہو۔ ہادی نے ایک دن بھی یہ نہ کہا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے‘ مگر اس نے سوچ لیا تھا اب باری ہادی کو سدھارنے کی ہے جو جانے اسے کیا سمجھ رہا تھا‘ ہر وقت طنز اور جھڑکنا لگتا تھا اس کے مزاج میں شامل تھا‘ مگر یہ بھی اسے برداشت کرنا تھا گھر کی صفائی مکمل ہونے کے بعد اس نے ہادی سے بات کرنے کی ٹھان لی۔

”سنیے مجھے کچھ پیسے چاہیے۔“ ڈرتے جھجکتے ہوئے لب کشائی کر ہی ڈالی کیونکہ پورا گھر پردوں کے بغیر عجیب ہی لگ رہا تھا۔

”کس لیے۔“ وہ چینج کر کے واش روم سے نکلا تھا‘ وہ اس کے لیے چائے بھی لے آئی تھی۔ کپ لینے کے بعد اس نے سمرہ پر فہمائشی نگاہ ڈالی جو یلو کاٹن کے پلین تفیس سی کڑھائی جو کہ کنٹراسٹ میں پرپل دھاگوں سے کی گئی تھی لائے‘ دراز بالوں کو قرینے سے سمیٹ کے سادہ سی چوٹی بنائے ہوئے تھی ہونٹوں پر لائٹ پنک لپ اسٹک وہ عموماً اس کے آنے سے پہلے اسی طرح ملتی تھی وہ خود حیران بھی ہوتا تھا کہ گھر کے تمام کام وہ ماتھے پر بل لائے بغیر کر رہی تھی‘ ساری ہی ذمہ داری اس نے اٹھائی تھی گھر کی ہر چیز اب جگہ پر صاف ستھری نظر آتی تھی۔ ہل کر وہ پانی تک پینے نہیں دیتی تھی‘ وہ اس کی سلیقہ مندی کا دل سے قائل بھی ہو گیا تھا اس نے تو اس کی سوچ کے برعکس ہی کیا تھا۔ ابھی تک اس نے ستائشی کلمات ادا نہیں کیے تھے۔

”ڈرائنگ روم کے اور لاؤنج کے پردے لانے ہیں میں چاہتی ہوں کہ رمضان آنے سے پہلے پہلے گھر بھی صاف کرلوں۔“

”اور کتنا کرو گی اتنا کچھ تو کرلیا۔“ چائے کا سپ لیتے دل میں سوچا مگر بولا نہیں۔ بلکہ بغور اسے دیکھنے لگا جو اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھی تھی سائیڈ ٹیبل سے اپنا والٹ نکالا اور اس کے ہاتھ پر رکھ دیا سمرہ نے استعجابیہ نگاہوں سے چونک کر دیکھا۔

”جتنے چاہیے لے لو۔“ نگاہ چرا کے گویا ہوا۔

گویا موصوف مجھے مان گئے ہیں لیکن انا کی وجہ سے مجھ سے نگاہ تک نہیں ملا رہے ہیں۔

”آپ خود ہی دے دیں بعد میں پھر مجھ پر یہ بھی الزام ہوگا کہ بیوی اپنے شوہر کے والٹ سے خود پیسے نکالتی ہے۔“ طنز کرتی ہوئی وہ کھڑی ہوئی‘ ہادی تو خفیف سا ہو گیا مگر وہ کچھ بولا نہیں بلکہ والٹ سے پانچ ہزار کے دو نوٹ نکال کر اس کی جانب بڑھائے۔

”جو کچھ بھی لینا ہو لے آنا۔“ سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔ سمرہ اپنی پہلی فتح پر مسکرائی‘ پیسے اس کے ہاتھ سے لیے اور کمرے سے نکل گئی‘ ہادی نے لمبا سانس کھینچا۔

”یار ہادی تم تو اس لڑکی کے آگے خود کو ہارنے لگے ہو۔“ وہ دل ہی دل میں خود سے ہمکلام ہوا سمرہ اسے کچھ نہ کہتی تھی انس اور طلحہ سے اس کی خوب بن گئی تھی وہ حسرت بھری نگاہوں سے اس کا ہر انداز دیکھتا رہتا تھا۔

اس نے پورے گھر کو نئے سرے سے ڈیکوریٹ کر دیا تھا۔ ہادی کو سب کچھ اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ دل کرنے لگا کہ چند لمحے اس کی قربت میں بیٹھ کر اس کی تعریف ہی کر دے مگر ایک جھجک اور شرمندگی تھی‘ مائرہ سے کیسے کہا تھا اور پھر اس سے بھی تو کہا تھا کہ اس نے صرف گھر کی وجہ سے شادی کی ہے اپنے لیے نہیں‘ جبکہ اب تو دل اس کی جانب مائل ہو ہی چکا تھا۔ شادی کو بھی تین ماہ ہو گئے تھے اس دوران وہ اس کے دل میں اپنے لیے جگہ بنا چکی تھی۔ اور اب وہ کچھ دنوں کے لیے اپنے میکے گئی ہوئی تھی‘ کیونکہ شادی کے بعد پہلی بار اتنے لمبے عرصے کے لیے گئی تھی چار دن ہو گئے تھے‘ تینوں خاصے پریشان بھی تھے۔

”بھائی بھابی کو لے آیئے‘ مجھے صبح اسکول سے دیر ہوتی ہے اور اب یونیفارم مجھ سے نہیں دھلتا۔“ انس کو زیادہ مشکل ہو رہی تھی کیونکہ سمرہ اس کا یونیفارم سے لے کر بیگ تک خود ٹھیک کرتی تھی۔

”میرا دو دن سے پوائنٹ مس ہو رہا ہے۔“ طلحہ نے بھی دہائی دی۔

”آج تو سنڈے ہے نا تم سب اپنے کام خود کر کے رکھو آخر پہلے بھی تو کرتے تھے۔“ وہ اخبار میں منہمک بول رہا تھا جبکہ مشکل تو اسے بھی پیش آ رہی تھی روز وارڈروب سے کپڑے سلیکٹ کرنا پھر استری جبکہ وہ اس کے کپڑوں پر استری کر کے گئی تھی‘ مگر کل تو بلیک شرٹ ڈھونڈنے کے چکر میں استری شدہ کپڑے وارڈروب میں ہی گر گئے تھے کتنے سلیقے سے وہ اس کے سارے کپڑے وارڈروب میں لٹکاتی تھی اور اس نے صرف ایک منٹ میں خراب کر دیا تھا۔

”دیکھا بھائی بدل گئے نا اپنی بیوی کا خیال آ رہا ہے وہ گھر کے سارے کام جو کرتی ہیں آرام کرنے وہ اپنی امی کے ہاں چلی گئی ہیں نا......“

”بکواس نہیں کرو۔“ اخبار غصے میں ٹیبل پر پٹخا اور اسے گھورنے لگا۔ انس لب بھینچ کے رہ گیا‘ برا طلحہ کو بھی لگا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ خود اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے فون پر بھی اس سے صرف ایک دو بار ہی گھر کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ فریج میں وہ دو تین سالن بنا کے رکھ گئی ہے ساتھ کافی ہدایتیں بھی کی تھیں۔

اسی وقت موبائل نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا جو اس کے ساتھ ہی ڈائننگ ٹیبل پر پڑا تھا‘ کال سمرہ کی ہی تھی‘ دل خوش ہو گیا فوراً بے تابی سے اٹھا لیا۔

”السلام علیکم۔“

”وعلیکم السلام۔“ دوسری جانب وہ اسی پراعتماد انداز میں بولی تھی۔ ”آج آپ تینوں رات کا کھانا یہیں کھایئے گا امی اور ابو نے کہا ہے۔“

”نہ خیریت پوچھی نہ کچھ اور پوچھا فوراً ہی آنے کا کہہ دیا۔“ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ٹوک گیا۔

”وہاں آ کر پوچھوں گی یہاں سے پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔“ مسکرا کے گویا ہوئی۔

”کس انداز میں پوچھو گی؟“ ہادی کا لہجہ معنی خیز اور خمار آلود ہو گیا۔

”یہ وہاں آ کر ہی بتاؤں گی اور ہاں طلحہ سے کہیے گا کہ اپنا قمیص شلوار جو وہ سلنے ٹیلر کو دے آیا تھا آج اسے لینے جانا ہے یاد سے لے آئے اور انس سے کہیے گا کہ چپس کے ریپر اگر مجھے ڈرائنگ روم کے صوفوں کے نیچے سے ملے تو میں اس کی ایسی خبر لوں گی کہ بس......“ وہ اتنی ہدایتیں دے رہی تھی کہ ہادی کو اس کا اتنا مصروف انداز بہت پیارا لگ رہا تھا۔ کتنی اپنائیت تھی وہاں رہ کر بھی اسے یہاں کی فکر تھی‘ وہ واقعی اس کا قائل ہی ہو گیا تھا‘ شام مغرب کے بعد وہ تینوں چلے گئے تھے امی اور ابو نے تو داماد کی خاطر میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ایمن‘ ہادی سے مذاق اور چھیڑ چھاڑ بھی کر رہی تھی سمرہ نے یہاں بھی اس کا مکمل خیال رکھا تھا۔

”میں بھی ساتھ چل رہی ہوں بیٹھیے۔“ سمرہ نے اسے کھڑے ہوتے دیکھا تو فوراً ہی کہا ہادی کو تو یقین ہی نہیں آیا دل خوش ہو گیا لائٹ پرپل سوٹ میں سجی سنوری نکھری سیدھی اس کے دل میں اتر گئی۔ شدت سے یہ خواہش ہو رہی تھی کہ اسے محسوس کرے سراہے۔

٭٭ ...... ٭ ...... ٭٭

شب برات آئی اور پھر رمضان شریف بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ چلے آئے اس بار رمضان سسرال میں گزر رہا تھا‘ سب کچھ نیا لگ رہا تھا۔ انس اور طلحہ کو تو اب جیسے کوئی فکر ہی نہ تھی‘ اس نے سارے کام اپنے ذمہ جو لے لیے تھے۔ وہ تینوں کو سحری بنانے کے بعد آدھا گھنٹے پہلے اٹھاتی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھی تاکہ ٹھیک سے سب کھا سکیں' ہادی تو آرام سے اٹھ جاتا تھا' مگر انس اور طلحہ اٹھنے میں تنگ کرتے تھے' ساری افطاری وہ خود بناتی تھی مگر وہ اپنے ساتھ لگوانے میں انس اور طلحہ کو لگا لیتی تھی' ہادی تو آفس سے آ کے سو جاتا تھا۔

"بھابی جلدی آیئے آپی کا فون ہے۔" وہ افطار اور کھانے کے بعد کے برتن ایک ساتھ دھوتی تھی' کیونکہ نماز پڑھ کے تو اس کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ البتہ عشاء کی نماز کے بعد وہ آرام سے دھوتی تھی' ہادی فون پر بات کر رہا تھا' وہ بھی اپنے ہاتھ پونچھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"بھابی آپی عید سے تین دن پہلے یہاں آ جائیں گی۔" طلحہ نے خوش ہو کے بتایا۔

"لیجیے آپ کی بھابی آ گئی ہیں بات کیجیے۔" ہادی نے ریسیور اسے پکڑا یا پھر وہ بات کرنے لگی' انس اور طلحہ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے' لاؤنج میں وہ دونوں ہی تھے۔

"جی بھابی' ابھی اس کی ضرورت نہیں پڑی۔" وہ شرم سے گلنار ہو گئی۔ ہادی سمجھ رہا تھا گفتگو کس نوعیت کی ہو رہی ہے اسے سمرہ کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر مزا بھی آ رہا تھا۔

"ہادی کو فون دو میں اس کی خبر لیتی ہوں۔" مائرہ تو غصے میں ہی آ گئیں۔

"بھابی اس میں ان کا تو قصور نہیں ہے۔" جھٹ ہادی کی حمایت کی۔

"میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ خوش خبری تم نے تیار رکھی ہوگی۔" مائرہ کی آواز اسپیکر سے نکلی تھی کیونکہ ہادی نے اسپیکر آن کر دیا تھا۔

"یہ ہادی بھی عجیب گھامڑ ہے ارے چار ماہ بہت ہوتے ہیں' میں آ ؤں کی تو کچھ کرتی ہوں۔" ان کی جھنجلائی ہوئی آواز فکرمندی نکلی۔

"بھابی آپ خوامخواہ پریشان نہ ہوں۔" سمرہ کو تو اتنی حیا آ رہی تھی کہ نگاہ تک نہیں اٹھ رہی تھی' ہادی کے لب مسکرا رہے تھے' سمرہ سے تو بات بھی نہیں ہو رہی تھی۔ مشکل سے انہیں ٹالا تھا۔

"سچ کیوں نہیں بتایا۔" وہ جھٹ بولا۔

"کیا سچ نہیں بتایا۔" وہ انجان بنی۔

"مجھے اب بھی بتانے کی ضرورت ہے۔" آنکھوں میں معنی خیزی اور شرارت تھی سمرہ نے جھینپ کر لب بھینچ لیے۔

"مجھے آپ کی طرح عادت نہیں ہے ہر بات بتانے کی۔" گویا طنز کیا۔

"یار ہادی یہ لڑکی تو تمہاری سوچوں سے بھی مختلف ہے اس نے تو تمہیں یہاں بھی بچا لیا ہے ورنہ شکایت کر سکتی تھی۔" وہ سوچنے لگا۔

"کچھ باتیں اپنے تک بھی رکھنی چاہیں یہ کیا سب میں اعلان کر دو۔" پھر طنز کا تیر اچھالا۔

"گھر کی اور میاں بیوی کی باتیں اگر ان تک ہی رہیں تو زیادہ بہتر ہیں۔" سمرہ کا اشارہ اس کے دوستوں کی طرف بھی تھا جو ہر بات دوستوں میں کہہ دیتے تھے۔

"تمہارا کیا مطلب ہے میں سب میں بتاتا رہتا ہوں۔" ہادی کے تو دماغ پر جا لگی۔

"پلیز آہستہ بولیے گھر میں دو بھائی بھی موجود ہیں۔" وہ دبے دبے لہجے میں اسے جتا کر بولی اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

رمضان کا پہلا عشرہ گزرتے ہی ایسا لگ رہا تھا کہ دن بھاگ رہے ہوں' میکے وہ ایک بار بھی نہ جا سکی تھی' امی ابو نے افطار پر بلایا تھا تو جب ہی وہ سب کے ساتھ چلی گئی تھی' رہنے اس لیے نہیں گئی کہ یہاں مشکل ہو جاتی۔ اس نے مائرہ کا کمرا بھی سیٹ کر دیا تھا تاکہ انہیں یہاں آ کر پریشانی نہ ہو' اس دن تو وہ ایسی بخار میں پڑی کہ سب کچھ ہی الٹ ہو کر رہ گیا۔ ہادی بے چارہ بھی گھبرا گیا' بخار اس کا اتر ہی نہیں رہا تھا۔

"تم کہو تو تمہاری امی کے گھر تمہیں چھوڑ آتا ہوں' وہاں آرام کر لینا۔" ہادی اس کے لیے گرم دودھ لایا تھا کیونکہ دوائی کے ساتھ اسے لینا تھا۔

"ارے ایسا تیز بھی نہیں ہے اتر جائے گا' پتہ ہے آپ کو عید بھی قریب ہے' اتنے کام باقی ہیں۔" وہ بیڈ پر تکیوں کے سہارے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ ٹیبلٹ ہادی نے اس کے ہاتھ پر رکھی جو اس نے پانی کے ساتھ نگل لی۔

"تمہاری طبیعت جبھی تو ٹھیک نہیں ہے' سحری میں روز اٹھ رہی ہو جبکہ تمہیں اتنا بخار ہے۔" وہ اتنا فکرمند اس کے لیے کبھی نہیں ہوا آج تو ہادی کے انداز ہی جدا تھے' سمرہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا' وائٹ قمیص شلوار میں کچھ الجھا الجھا بکھرا لگ رہا تھا' ترس بھی آیا۔

"ارے میں اس گھر کے لیے ہی تو آئی ہوں۔ وہ پھر طنز سے باز نہ آئی' شادی کی رات کی باتیں وہ بھولی کب تھی۔

ہادی نے شرمندگی سے نگاہ اٹھائی اسے اس کی ہی نظروں نے گرا دیا تھا۔

"بیوی کا کام تو گھر کے کام کرنا ہی ہوتا ہے اور پھر ویسے بھی نخرے دکھانے والی لڑکیاں آپ کو بری لگتی ہیں ناں۔"

"پلیز سمرہ اسٹاپ اٹ۔" اس کا ضبط جواب دے گیا تو وہ تیز لہجے میں دونوں ہاتھ اٹھا کر گویا ہوا۔

سمرہ نے لب بھینچ لیے اس وقت ہادی کے چہرے پر پریشانی اور جھنجلاہٹ وہ دیکھ رہی تھی کیونکہ ہادی کا وہ اپنی جانب جھکاؤ پہلے ہی محسوس کر چکی تھی۔

"سوری آپ کو زبان دراز بیوی بھی سخت ناپسند ہے۔" وہ آہستگی سے بولتی ہوئی کروٹ لے کر لیٹ گئی۔ ہادی نے حسرت بھری نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا دو دن سے وہ جس اذیت سے گزر رہا تھا وہی جانتا تھا' گھر میں ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ کھو گیا ہو۔ وہ رات بھر بخار سے کراہتی اور سحری میں پھر اٹھ جاتی تھی صرف اس وجہ سے کہ اسے شکایت کا موقع نہ ملے' وہ مضمحل سا کمرے سے ہی چلا گیا۔ وہ خود پریشان تھا کہ سمرہ سے کیسے معافی مانگے۔

ہادی کی خدمتوں سے وہ ٹھیک ہو ہی گئی' میکے سے بھی ابو امی اور دونوں بہن بھائی اسے دیکھنے آئے تھے' ہادی ان کے سامنے بھی شرمندہ ہوتا رہا کہ وہ کیا سوچ رہے ہوں گے کہ ان کی بچی کو آرام تک کرنے نہیں دیا' اپنے کاموں میں لگائے رکھا۔

"انس...... انس۔" وہ چیخ رہی تھی۔ ہادی خیالات سے چونک کر کمرے سے باہر نکل آیا کہ آخر اتنی چراغ پا کیوں ہو رہی تھی۔

"سچ سچ بتاؤ یہ ڈرائنگ روم کے کارپیٹ کے نیچے گفٹ کے ریپرز کس نے چھپائے تھے۔" وہ بڑی غصہ میں تھی۔

"بھابی طلحہ نے میں نے...... میں نے کہا تھا کہ بھابی ڈسٹنگ کی تھی' سوچا کہ بعد میں اٹھا لوں گا۔" وہ منمناتے ہوئے بتانے لگا۔

طلحہ بھی دم سادھے لاؤنج میں ہی تھا' ہادی اس کا غصہ والا انداز مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا' صفائی کے معاملے میں تو وہ بہت ہی سخت تھی۔

"دو دن میں بیمار کیا پڑ گئی تم سب نے پورا گھر تباہ کر دیا۔" وہ بولتی جا رہی تھی اور لاؤنج کو بھی سمیٹتی جا رہی تھی' اس نے شاید ابھی تک ہادی کو نہیں دیکھا تھا جو کھڑا سب سن رہا تھا۔

"کچن میں بھی اتنا کچھ پھیلایا ہوا ہے۔"

"وہ بھائی نے پھیلایا ہے ہم نے نہیں۔" طلحہ نے فوراً کہا۔

"تمہارے بھائی کی بھی میں خبر لیتی ہوں۔" جیسے ہی مڑی وہ سینے پر بازو لپیٹے دلچسپ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا' وہ گڑبڑا ہی گئی جبکہ وہ دونوں دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے۔

"لیجیے خیر' بندہ حاضر ہے کہیے تو چمٹا ہاتھ میں دوں یا کفگیر۔" وہ مسکراتے ہوئے شوخ لہجے میں طنز کرنے لگا' سمرہ جز بز سی ہو کر لب کچلنے لگی۔ ہادی نے جیسے ہی مڑ کے نگاہ انس اور طلحہ پر ڈالی دونوں کی ہنسی کو بریک لگ گئے۔

"یہ اتنا کچھ آپ نے پھیلایا ہے؟" وہ روہانسی ہونے لگی۔

"آئندہ کبھی اگر بیمار پڑی نا اس سے بھی زیادہ پھیلاؤں گا' جانے کہاں کہاں چیزیں چھپا کے رکھی ہیں کہ دس کیبنٹ کھولنے کے بعد برآمد ہوتی ہیں۔"

"یہ جو کچھ باہر نکالا ہے اسے واپس اندر بھی رکھا جا سکتا تھا۔" غصہ دکھاتی ہوئی وہ ساری شیشیاں اور ڈبے کیبنٹ میں رکھنے لگی۔

"آپ کو کچھ خبر ہے آپی عید سے تین دن پہلے آ رہی ہیں۔" وہ مصروف انداز میں اسے یاد دلاتی ہوئی اتنی اچھی لگ رہی تھی کہ وہ خود پر اختیار نہ رکھ سکا اور اس کی پشت پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ سمرہ اس کی قربت سے گڑبڑا ہی گئی کیونکہ ہادی کا ایسا بے باک انداز یہ حیران کن تبدیلی تھی۔

"بھابی آج افطاری میں پلیز دہی بڑے ضرور بنایئے گا آپ نے ایک ہفتے سے نہیں بنائے۔" طلحہ دہی بڑوں کا بہت شوقین تھا اکثر و بیشتر وہ فرمائش کر کے بنواتا بھی تھا' ہادی اسے دیکھ کر پیچھے ہو گیا تھا۔

"اس بیماری کی وجہ سے سب گڑبڑ ہوا ہے اتنے کام پڑے ہیں صرف یہ ایک ہفتہ ہے۔" وہ افطاری کی تیاریوں میں لگ گئی' ہادی اسے اتنے مصروف انداز میں دیکھ کر کچھ کھسیا کر لاؤنج میں آ بیٹھا۔ سمرہ نوٹ کر رہی تھی کہ وہ اسے منانا چاہ رہا ہے مگر اس کی ہادی سے نہ پہلے لڑائی تھی اور نہ اب تھی مگر

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کا سرد رویہ اسے خاصا افسردہ کرتا تھا' مگر اب تو وہ بھی نہیں رہا تھا' بیماری میں اس نے اتنا خیال رکھا تھا کہ وہ اس کی شکل دیکھے جاتی تھی' ہر انداز میں اپنائیت اور محبت رچی ہوئی ہوتی' اسے چاہیے بھی کیا تھا ہادی نے اس کی اہمیت جان لی تھی وہ بھی پرسکون ہوگئی تھی' اس نے چار دنوں میں گھر کی ساری سیٹنگ دوبارہ کردی تھی' عید میں چار دن ہی تو باقی تھے۔

....

مائرہ چاند رات سے ایک دن پہلے ہی آگئی تھیں گھر میں ایک رونق سی لگ گئی تھی' مائرہ سمرہ اور ہادی کو خوش دیکھ کر مطمئن بھی ہوگئی تھیں' دونوں نے ان کے سامنے ایسا کچھ تاثر بھی نہیں دیا تھا کہ ان میں کچھ چل رہا ہے' سمرہ کے میکے سے بھی امی ابو اور دونوں بہن بھائی بھی آگئے تھے' ساتھ ہی سمرہ کی عیدی بھی لائے تھے' پہلی عید وہ اپنے جیون ساتھی کے سنگ گزارے گی اتنا اچھا لگ رہا تھا۔

''شکر ہے سمرہ تم نے اس گدھے کو سدھارا۔'' مائرہ اس کے ساتھ مل کر فروٹ چارٹ بنا رہی تھیں سمرہ نے گھر کو اتنا اچھا ڈیکوریٹ کیا تھا کہ مائرہ اور جنید بھائی نے ستائشی کلمات کئی بار ادا کیے تھے۔

''بہت مشکل سے قابو کیا ہے۔'' سرگوشی میں دبی ہنسی کے ساتھ گویا ہوئی۔ اسی وقت وہ چہرے پر دنیا جہاں کی بے زاری لیے ڈائننگ روم میں چلا آیا' مائرہ نے اسے اشارہ کردیا اور وہ چڑ ہی گیا۔

''کیا بات ہورہی تھی ہیں۔'' وہ غصہ مائرہ کو تو نہیں سمرہ کو دکھانے لگا جو ڈائننگ چیئر کو کھسکاتے کھڑی ہوگئی' آج ہی اس کی کوشش تھی کہ وہ عید کے لیے لوازمات بھی تیار کرلے۔

''بے فکر رہو تمہاری بات نہیں ہورہی تھی۔'' مائرہ نے مزید تپایا۔

''میں کل سے آپ کو دیکھ رہا ہوں میری بیوی سے کھسر پھسر کرتی رہتی ہیں۔''

''تمہیں اس سے مطلب میری بھی وہ کچھ لگتی ہے آیا بڑا بیوی والا۔'' مائرہ نے دومنٹ نہ لگائے اس کی عزت افزائی کرنے میں' ایک تو پہلے ہی جھنجلایا ہوا تھا' کل سے سمرہ اسے ٹائم ہی نہیں دے رہی تھی' مسلسل مائرہ اور بچوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ ہادی کو اپنا اگنور کیے جانا مشتعل کررہا تھا۔ اسکائی بلیو قمیص شلوار میں ملبوس وہ کچن میں چلا آیا' جو جانے کیا کیا کررہی تھی' حیرانگی سے اسے دیکھے گیا' کیونکہ اس کے فار[illegible] ہونے کے ارادے بھی نہیں لگ رہے تھے۔ ویسے بھی ایک دن ہی درمیان میں تھا لازمی پرسوں عید ہونی تھی اور وہ اس عید کو یادگار بنانا چاہ رہا تھا۔

''اور کتنے کام ہیں تمہیں۔'' وہ ناگواری سے پوچھنے لگا۔

''گلاب جامن بنا رہی ہوں آپ کی ہی فرمائش تھی یہ ضرور بناؤں۔'' وہ میٹریل گوندھ رہی تھی اپنی شادی کے شروع دنوں میں اس نے مختلف چیزیں بنائی تھیں لیکن گلاب جامن بہت پسند آئی تھی تو پہلی بار اس نے اس کی تعریف کی تھی۔

''کچھ دیر کے لیے میری بات سن سکتی ہو؟'' الجھا ہوا انداز' سمرہ نے چونک کر دیکھا کتنا مضمحل اور بے چین سا لگ رہا تھا' ترس بھی آنے لگا۔

''جی بولیے میں یہیں سن لوں گی۔'' اس نے پوٹ کا ڈھکن ڈھانپا اور پھر ہاتھ دھونے لگی' مگر توجہ مسلسل اس کی کچن کے کاموں میں ہی لگی ہوئی تھی۔

''اگر میری جانب کچھ دیر توجہ دے لو تو افتاد نہیں آن پڑے گی۔'' صبر کا پیمانہ کب تک لبریز نہ ہوتا وہ چیخ ہی پڑا۔ سمرہ سہم گئی' کیونکہ اس کی آنکھوں میں غصہ چھلک رہا تھا۔

''پتہ ہے تم بیویوں کی کیا نفسیات ہے جہاں شوہر نے اہمیت دینی شروع کی فوراً نخروں پر اتر آتی ہو' تمہارا میں [illegible] نہیں ہوں کہ ہاتھ باندھ کے تم سے التجا میں کرتا رہوں کہ میری بات سن لو۔'' وہ تیز لہجے میں چیختا ہوا کچن سے نکلا' سمرہ کی استفہامیہ نگاہوں نے تعاقب کیا وہ سن تو رہی تھیں مگر سمجھ میں نہیں آئیں۔

''یہ سب کیا ہے؟'' انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا۔

''وہ بھابی دراصل میں زیادہ ہی مصروف ہوگئی ہوں نا اس لیے غصہ ہونے لگے۔'' سمرہ نے شرمندگی میں مبتلا ہوکر بات بنائی اور وہ یہی نہیں چاہتی تھی کہ انہیں کچھ پتہ چلے کیونکہ اسے پسند بھی نہ تھا کہ میاں بیوی کے جھگڑے اور کو پتہ چلے۔

''یہ تو تم میرے بھائی کے ساتھ ظلم کررہی ہو کچھ تو ٹائم دو اتنا بھی خود کو مصروف نہ کرو۔'' انہوں نے گویا احساس دلایا۔

''میں نے سوچا کہ آج رات کو ہی سارے کام نمٹالوں۔'' وہ سر جھکا کر گویا ہوئی۔

''ارے بھابی آپ نہیں چلیں گی شاپنگ پر۔'' انس نے اس سے بھی پوچھا۔

''میری ساری تیاری ہوگئی ہے تم دونوں چلے جاؤ آپی کے ساتھ۔'' اس نے کہا۔

''ہاں مجھے تو کچھ شاپنگ کرنی ہے بچوں کی وہاں تو [illegible] بھائی نے کرنے ہی نہیں دی کہنے لگے پاکستان میں شاپنگ کرنا۔'' وہ اٹھ گئیں۔

''مما بڑا اچھا مزہ آرہا تھا۔'' ربیع کو یہاں کی رونقیں بہت پسند تھیں' اکثر وہ انس اور طلحہ کے ساتھ چلا جاتا تھا۔

''سنو ہم جارہے ہیں ذرا سا خیال کرلو اس کا بہت غصے میں گیا ہے۔'' مائرہ کو ہادی کا بھی خیال تھا۔ سمرہ نے جھینپ کر سر ہلایا۔ وہ سب چلے گئے تو جلدی جلدی اس نے سب کام نمٹایا نو بجے تو وہ لوگ نکلے تھے' ایک دو سے پہلے ان کی واپسی ناممکن ہی تھی' اس وقت وہ اور ہادی گھر میں اکیلے تھے۔

....

دوسرے دن تو ایسی مصروفیت ہوئی کہ سمرہ کو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلا' افطار کے فوراً بعد چاند کا اعلان ہوگیا تھا' کام وغیرہ تو سب ہی ہوچکے تھے' ہادی کا کل سے موڈ آف تھا وہ مخاطب تک نہیں کررہا تھا۔ سمرہ کو افسوس بھی ہوا کر گیا تھا کہ کل اس کی بات سن لیتی۔ عشاء کی نماز سے وہ جیسے ہی فارغ ہوئی وہ اندر آیا تھا' چہرے پر ہنوز ناراضگی تھی۔ جائے نماز تہہ کرکے صوفے پر رکھی اور اسے دیکھنے لگی' جو وارڈروب کھول رہا تھا۔ سمرہ نے اس کی چوڑی پشت کو دیکھا لب پہل کرنی ہی تھی۔

''سنیے کل آپ کچھ کہہ رہے تھے۔'' نگاہ جھکی ہوئی تھی' گلابی لان کے کپڑوں میں اس کا ملیح اور سادگی سے بھرپور حسن بہت دلکش لگ رہا تھا۔ چتون تیکھے کیے وارڈروب دھڑ سے بند کیا تو وہ اچھل ہی پڑی۔

''بڑی جلدی خیال آگیا۔'' بھرپور طنز کیا۔

''آپ خود ہی کل رات کو جلدی سو گئے تھے۔ آپ نے موقع ہی نہیں دیا۔'' وہ منمنائی' اس لمحے اس کا ڈرا سہما انداز ہادی کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

''مجھے جگایا بھی جاسکتا تھا۔'' اس نے چند قدموں سے فاصلہ تمام کیا اور اس کے اتنے قریب آگیا کہ سمرہ نے لب

رنگا رنگ کہانیوں سے آراستہ دلچسپ جریدہ

aanchal.com.pk

تازہ شمارہ شائع ہوگیا ہے

ماہنامہ نئے افق

مسلسل اشاعت کے 36 سال

سچ بیتیاں اور جگ بیتیاں ایک دلچسپ سلسلہ دنیا بھر سے منتخب کردہ تحریروں کا مجموعہ جنہیں پڑھ کر آپ کا دل و ذہن روشن ہوجائے گا۔ نسلوں کو متاثر کرنے والا پاکستان کا واحد صاف ستھرا اور تفریحی جریدہ وقت کے ساتھ ساتھ نئے آہنگ' نئے رنگ اور نئے انداز میں قدیم اور جدید ادب کا امتزاج لیے ہر ماہ آپ کی دہلیز پر

قارئین کی دلچسپی کیلئے خوبصورت سلسلے

خوشبوئے سخن' منتخب غزلیں' نظمیں۔ ذوق آگہی' اقتباسات' اقوال زریں' احادیث وغیرہ معروف دینی اسکالر حافظ شبیر احمد سے اپنے دنیاوی مسائل کا حل جانیے

پرچہ نہ ملنے کی صورت میں دفتر سے رابطہ کریں۔ فون 35620771/2

WWW.PAKSOCIETY.COM

مچلنے شروع کردیئے۔

"آپ سوتے ہوئے اتنے معصوم لگ رہے تھے کہ میری ہمت نہیں پڑی اٹھانے کی۔"

"کیا؟" حیرانگی کا دوسرا جھٹکا لگا کہ کتنا سادا انداز تھا اس کا بولنے کا۔

"اگر میں آپ کو کل رات جگا دیتی تا پھر میری خیر نہیں تھی۔" ذومعنی لہجہ تھا۔

"خیر تو تمہاری اب بھی نہیں ہے۔" ہاتھ بڑھا کر حصار باندھ لیا' سمرہ کانوں کی لوؤں تک سرخ ہوگئی' آج وہ اپنا استحقاق استعمال کررہا تھا' اور وہ چھوئی موئی سی پگھل رہی تھی۔

"دیکھئے آپ کو جو بھی مجھ سے غلط فہمی ہے کہ میں ان بیویوں کی طرح ہوں جو فضول کے نخرے دکھاتی ہیں اور شوہر پر رعب رکھتی ہیں تو آپ سن لیں میں ایسی بالکل نہیں ہوں یہ گھر میرا ہے' آپ سے میری شادی ہوئی ہے' جو میں نے اپنی رضامندی سے کی ہے اس لیے نہ میں نخرے دکھاؤں گی اور نہ کبھی یہ سوچوں گی کہ اس گھر کی نوکرانی ہوں' ماں باپ نے شروع سے مجھے یہی سکھایا ہے کہ شوہر کا گھر ہی اصل گھر ہوتا ہے اس لیے میرے اصل گھر کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔"

وہ بول رہی تھی' ہادی گنگ سا اسے دیکھے جارہا تھا۔ بلکہ وہ شرمندہ بھی ہورہا تھا کتنا کچھ غلط کہہ دیا تھا اس نے۔

"سوری کہنے میں مجھے کوئی جھجک نہیں ہے' سوری سمرہ میرے ذہن میں اپنے دوستوں کی لائف دیکھ کر ہی یہ سب کچھ آیا تھا بلکہ وہ خود ہی ٹھیک نہیں تھے جو اپنی ساری پرسنلو باتیں کرتے تھے۔"

"یہ بتایئے آپ نے تو کبھی نہیں کی۔" ایک دم ہی اس نے پوچھا۔

"یاد ہے تم نے کہا تھا کہ گھر کی اور میاں بیوی کی باتیں گھر تک رہیں تو زیادہ بہتر ہیں۔" ہادی نے اس کی کہی ہوئی بات یاد دلائی۔

"میں اپنی پرسنلز باتیں اپنے دوستوں سے نہ پہلے شیئر کرتا تھا اور نہ شادی کے بعد کی ہے۔"

"چلیے پھر میری بچت ہوگئی ورنہ وہ آپ کے دوست آپ کو میرے خلاف بھی بھڑکا سکتے تھے۔" وہ دھیمی سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہی تھی' ہادی کے انداز میں آنکھوں میں' وارفتگی' والہانہ پن اور خمار سب ہی تھا۔ اس نے شرم سے محجوب ہوکر پلکوں کی چلمن گرالی۔

"مجھے شرماتی ہوئی بیوی وہ بھی اپنی بہت پسند ہے۔"

"جھوٹ پہلی رات یاد ہے۔" سمرہ نے ٹوک دیا۔

"یار وہ تو بس آپی پر غصہ تھا کہ زبردستی شادی کروا[illegible] مگر ان کا شکریہ اتنی اچھی لڑکی سے کروائی جس نے آ[illegible] ہی اپنی توجہ اپنائیت اور محبت سے ایسے سمیٹا کہ اب [illegible] کے گرد ہی ہمیشہ سمٹ کر رہوں گا۔" اس نے وارڈ روب [illegible] ایک مخملی ڈبیہ نکالی اور دو کنگن نکال کر اس کی نازک دودھ[illegible] کلائیوں میں پہنا دیئے۔

"عید مبارک اور یہ اس دن کا تحفہ باقی تحفے تمہیں [illegible] رہیں گے مگر آزمائش شرط ہے۔" معنی خیز شرارت لیے [illegible] آگے بڑھا تو سمرہ نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔ [illegible] نے اسے خود میں سمو لیا' کل تک کتنا سرد مہر تھا اور آج اسے [illegible] کی توجہ مل گئی تھی اس کی ذات سمٹ گئی تھی۔

"یہ عید ہمارے ملن کی خوشیاں بھی لائی ہے اور د[illegible] اگلے سال وہ بھی ہماری خوشیوں میں شامل ہوگا۔"

"وہ کون......" سمرہ نے حیرانگی سے سر اٹھایا۔

"ارے وہی جو تمہیں اور مجھے مما بابا کہے گا۔" بے با[illegible] سے بولتا ہوا سمرہ کو حیرت زدہ ہی کررہا تھا' اس نے کب سو[illegible] تھا کہ ہادی کے ایسے انوکھے روپ ہوں گے' اس کی اس مح[illegible] پر اسے اتنا بڑا تحفہ ملا تھا کہ وہ اپنے مالک کا جتنا بھی شکر ا[illegible] کرتی کم تھا۔

سب کچھ اتنا اچھا اور نکھرا ہوا لگ رہا تھا کہ ہادی نے اس[illegible] کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔

"عید مبارک۔" اس نے ایک جذب میں ڈوب کے کہ[illegible] اور وہ مسکرا دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM